© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

یہ تماشا نہ ہوا

لیجئے مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کے تحقیقاتی کمیشن کی رپورٹ جس کا ملک میں بڑی بے چینی سے انتظار کیا جا رہا تھا شائع ہو گئی۔ یاد ہو گا پچھلے دنوں پارلیمنٹ میں اردو اخبارات میں اس یونیورسٹی کی نسبت کیا کیا ناگفتنی باتیں پورے جزم و یقین کے ساتھ نہیں کہی گئیں۔ کیسے کیسے الزامات لگائے گئے، بہتان باندھے گئے۔ وائس چانسلر اور دوسرے عمائد یونیورسٹی کی ذات پر نارا حملے ہوئے۔ یونیورسٹی کو اینٹی نیشنل سرگرمیوں کا گڑھ بتایا گیا۔ غبن اور خیانت کی تہمتیں تراشی گئیں۔ آخر کمیشن مقرر ہوا جس نے نو مہینے تک نہایت محنت و جانفشانی سے سینکڑوں یونیورسٹی کے فائل، رجسٹر اور دستاویزات وغیرہ دیکھے، یونیورسٹی کے اساتذہ، ملازمین اور قدیم طلبار کے بیانات لئے اور ممبران پارلیمنٹ۔ تعلیم اور امور متعلقہ کے ماہرین سے ملاقاتیں کیں اور شہادتیں لیں۔ اور اُس کے بعد یہ ضخیم رپورٹ مرتب کی۔ جیسا کہ اخبارات میں آچکا ہے، رپورٹ میں مذکورہ بالا قسم کے تمام الزامات کی نہایت واضح اور پُرزور لفظوں میں تردید کی گئی ہے۔ اور ساتھ ہی طلبار کے ڈسپلن اور مسلمان طلبار کے دوسرے فرقوں کے طلبار کے ساتھ خوشگوار تعلقات کی تعریف اور اس پر حیرت آمیز مسرّت ظاہر کی گئی ہے۔ طلبار کے داخلہ اور اساتذہ و ملازمین کے تقرر سے متعلق یونیورسٹی کی جو پالیسی رہی ہے اُس کو قابلِ اعتراض قرار نہیں دیا گیا۔ یونیورسٹی کے مسلم یونیورسٹی ہونے کی حیثیت کو تسلیم کیا گیا ہے اور اسلامی و فنون اور اُن سے متعلقہ زبانوں کی اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم کا بندوبست کرنے کی پُرزور سفارش کی گئی ہے۔ کمیشن نے جس ہمدردی اور انصاف پسندی سے کام لیا ہے اُس کا اندازہ اس سے ہو سکتا ہے کہ جب اُس کے سامنے خود اُس کے بقول متعدد نہایت معزز مسلمانوں نے جن کی قوم پروری پر کوئی شبہ نہیں کیا جا سکتا یہ بیان کیا کہ مسلمان طلبار کو دوسری یونیورسٹیوں میں داخلہ لینے میں دشواریاں پیش آتی ہیں تو کمیشن نے مرکزی اور ریاستی حکومتوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس چیز کی تحقیقات کریں اور جہاں کہیں اس قسم کی شکایت کا ثبوت ملے وہاں کی حکومت اُس کا فوراً تدارک کرے۔ تاکہ ملک میں جمہوریت کو اپنی اصل اسپرٹ کے ساتھ پھولنے پھلنے کا موقع ملے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ رپورٹ میں بس یہی ہے، نہیں بلکہ یونیورسٹی کی متعدد غلطیوں اور فروگذاشتوں پر نکتہ چینی اور تنبیہ بھی ہے اور بہت سے امور سے متعلق مفید مشورے اور ہدایات بھی ہیں۔ لیکن جہاں تک اُن شدید الزامات کا تعلق ہے جن کی وجہ سے پارلیمنٹ میں لے دے ہوئی اور جن کو فتنہ پرور اخبارات نے خوب اُچھالا تھا رپورٹ نے اُن سے یونیورسٹی کو بالکل بری قرار دیا ہے۔ یہ ایک ایسی بات ہے جس پر ملک کے ہر معقول اور انصاف پسند آدمی کو خوش ہونا چاہیئے۔ مگر وہ لوگ جن کو اس یونیورسٹی کے ساتھ محض اس بنا پر کہ لفظِ مسلم اُس کے نام کا جُز ہے خدا واسطے کا بیر اور دشمنی ہے اُن کو اس رپورٹ سے یقیناً صدمۂ عظیم پہونچا ہوگا۔ اُنھوں نے اپنے دل کی بھڑاس نکالنے کے لئے کمیشن سے کیا کیا اُمیدیں قائم کر رکھی تھیں، اس رپورٹ سے اُن کی سب آرزوؤں اور تمناؤں پر پانی پھر گیا اور وہ فرطِ یاس و نامرادی کے عالم میں کہہ رہے ہوں گے کہ

تھی خبر گرم کہ غالبؔ کے اُڑیں گے پُرزے
دیکھنے ہم بھی گئے تھے، یہ تماشا نہ ہوا

باخبر اصحاب کو معلوم ہے کہ جامعۂ ازہر مصر نے چند سال سے دارالعلوم دیوبند میں اپنے مندوب بھیجنے شروع کئے ہیں۔ اب اُس کے خوشگوار اثرات و نتائج ظاہر ہونے لگے ہیں۔ طلبا میں عربی زبان و ادب کا ذوق اور اس میں لکھنے اور بولنے کا جذبہ اور سلیقہ ترقی کر رہا ہے۔ ورنہ اس سے پہلے یہ درسگاہ اس معاملہ میں افسوسناک کوتاہی کے لئے بڑی بدنام تھی۔ طلبا نے "الهيئة العربية" کے نام سے ایک انجمن قائم کی ہے جس کی تمام کارروائیاں عربی زبان میں ہوتی ہیں۔ اور الاستاذ شیخ محمود عبدالوہاب جو آجکل وہاں جامعۂ ازہر کے مندوب ہیں، انجمن کے جلسوں اور اس کی کارروائیوں کی نگرانی کرتے ہیں۔ خوشی کی بات ہے کہ اب انجمن نے اپنا ایک ماہانہ جریدہ "اليقظه" کے نام سے بھی شائع کرنا شروع کیا ہے۔ ہمیں اس وقت تک اس جریدہ کے تین نمبر موصول ہوئے ہیں۔ اگرچہ اليقظه دارالعلوم دیوبند کی تاریخ میں اُس کے طلبا کی پہلی کوشش اور اُن کے ادبی و لسانی ذوق کا نقشِ اولین ہے اور اس بنا پر اُس میں نقشِ اوّل کی خصوصیات کا ہونا ناگزیر ہے۔ تاہم طلبہ کا یہ جذبۂ ذوق اور ولولہ سزاوارِ صد تحسین و آفرین ہے اور اُمید قوی ہے کہ آئندہ یہ پرچہ مقالات و مضامین کے معیار، اُن کی ترتیب اور زبان و بیان کے اعتبار سے پورے طور پر دارالعلوم دیوبند کے مرتبہ و مقام کے شایانِ شان ہوگا اور اس کی ضخامت بھی زیادہ ہوگی۔ پرچہ پڑھنے سے معلوم ہوا کہ اس کی اشاعت کے سب اخراجات طلبا خود برداشت کر رہے ہیں، یہ اور بھی قابلِ تعریف امر ہے،

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لیکن دوسری یونیورسٹیوں کی طرح دارالعلوم کا اپنا بھی فرض ہے کہ وہ اس معاملہ میں طلبار کی مالی امداد کر کے اُن کی حوصلہ افزائی کرے۔

ندوۃ العلمار لکھنؤ کے طلبار کی انجمن النادی العربی کی طرف سے الرائد نامی ایک پندرہ روزہ عربی اخبار پہلے سے نکل رہا ہے، جس میں ہندوستان اور ممالک اسلامیہ کی اسلامی خبروں کے علاوہ دینی اور اصلاحی مضامین و مقالات ہوتے ہیں اب دیوبند سے بھی ایک عربی جریدہ کا اجرار ہوگیا۔ یہ بڑی مبارک اور نیک فال ہے۔ اس طرح ہندوستان اور ممالکِ عربیہ کے مسلمانوں میں باہم ربط و ضبط پیدا ہوگا۔ دونوں ایک دوسرے سے واقف اور باخبر ہوں گے اور دونوں میں علمی اور دینی رشتہ مضبوط ہوگا۔

اس موقع پر اس افسوس کا اظہار نامناسب نہ ہوگا کہ یہ جو کچھ جذبہ اور ولولہ ہے طلبار کا اپنا ہے۔ اُن کے ساتھ نئی نسل کے چند صاحبِ ذوق اساتذہ بھی لگے ہوئے ہیں۔ ورنہ دارالعلوم دیوبند کے عام اساتذہ میں نہ تصنیف و تالیف کا ذوق ہے، نہ جدید علمی کتابوں کے مطالعہ سے انھیں دلچسپی ہے، اور نہ دنیائے اسلام کے جدید علمی تقاضوں کے مطابق ان لوگوں میں ترقی کرنے کا کوئی ولولہ ہر یہی وجہ ہے کہ دیوبند سے جو رسالے نکلتے ہیں ان میں خود دارالعلوم کے اساتذہ کے مضامین شاذ و نادر ہی ہوتے ہیں۔ اِدھر اُدھر کے حضرات کے مضامین سے رسالوں کا بھرت پُورا کیا جاتا ہے۔ مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم خود بڑے بیدار مغز اور روشن خیال بزرگ ہیں، انھیں چاہیئے کہ اساتذہ میں بھی یہ اسپرٹ پیدا کریں، تاکہ طلبار درس کے علاوہ اپنے دوسرے علمی داخلی مشاغل میں بھی اپنے اساتذہ سے کسبِ فیض کر سکیں۔

© rasailojaraid.com